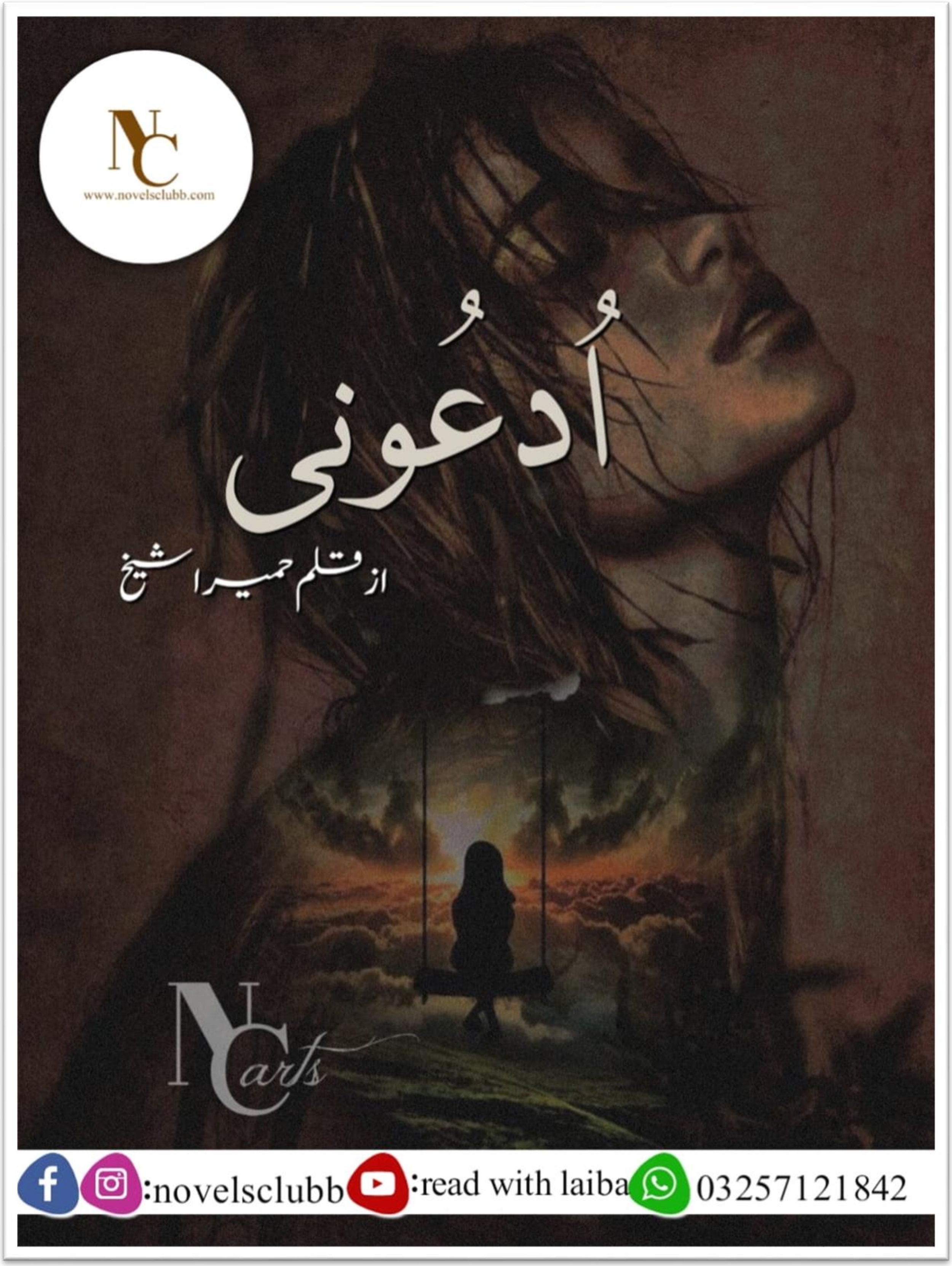
www.novelsclubb.com
اُدعُونی
از قلم حمیرا شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اُدعُونی

از قلم

حمیرا شیخ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مارچ۔ 25

رات کے تین بج رہے تھے۔

پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سوائے ایک کمرے کے۔ چلتے ہوئے اس کمرے کے اندر جاؤ تو سامنے بیڈ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ سیاہ رنگ کی لمبی قمیص اور سفید چوڑی دار میں ملبوس وہ چہرے کے گرد سفید دوپٹہ بندھے ہوئے تھی۔ اس کا چہرہ ملائی کی مانند سفید تھا سیاہ آنکھیں، اُس پر دراز پلکیں، مغرور سی ناک، تیکھے نقوش۔۔۔ بیشک وہ بہت خوبصورت تھی۔ ہاتھ میں پکڑے موبائل کی روشنی سے اُسکا چہرہ دمک رہا تھا۔

ریلس سکرول کرتے کرتے اسکی انگلی ایک وڈیو پر آ ٹھہری۔ وڈیو میں ایک چھوٹا بچہ ہاتھ میں خالی برتن لئے مسکراتا کچھ کہہ رہا تھا بچے کی زبان عربی تھی مگر موبائل سکرین پر نظر آتی اُردو تحریر سے اسکی بات سمجھ آ رہی تھی۔ کسی نے اس بچے سے سوال کیا تھا کے کیا ہوا ہے جس کے جواب میں (بچے نے اپنی پیچھے کی جانب اشارہ کر کے دکھایا۔ وہاں تھوڑی دیر قبل کھانا تقسیم کیا جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

اور اب وہاں اداس چہروں والے انسان اِدھر اُدھر بکھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔)

"میں بہت بھوکا ہو بہت دیر سے اس قطار میں کھڑا ہو پر جب میری باری آئی تو کھانا ختم ہو گیا۔"

....اتنا کہہ کر بچہ مسکرایا اور قرآن کی آیات تلاوت فرمائی

(حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ: نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرُ)

اس وڈیو کے کیپشن میں فلسطین کا ٹیگ لگا ہوا تھا۔

اس نے وڈیو کو اوپر کیا تو ایک اور وڈیو سامنے آئی تھی۔ یہ وڈیو چاند رات کی تھی آج 14 روزہ تھا، مطلب ویڈیو پورے 14 دن پہلے کی تھی۔ وڈیو میں ایک معصوم سے بچی دکھائی دے رہی تھی کسی نے اس سے سوال کیا تھا۔

"تمھاری کیا خواہش ہے اس زندگی میں؟"

میں چاہتی ہو پرانے دن واپس آجائے۔" بچی معصومیت سے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"

کیوں اب کیا ہوا؟" سامنے سے سوال کیا گیا تھا۔"

میرا خاندان 15 دن پہلے شہید ہوا اب صرف میں اور میری بہن بچی ہیں۔ ہمارے پاس ہمارا" اپنا کوئی نہیں بچا ہے۔ ہمارے پاس ہماری میز پر بیٹھنے کے لیے کوئی نہیں بچا ہے۔

www.novelsclubb.com

وڈیو ختم ہو گئی تھی۔ہاتھ میں موبائل پکڑی ایمان کے آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا تھا.

#Palestine today news اُس نے سرچ سیکشن پر کلک کیا اور سرچ کیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور پیج کھل کر سامنے آیا وہ پڑھتے گئی اور اس کے رونگٹے کھڑے ہوتے گئے اسے دیکھنے پر یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔موبائل پر انگلش میں کچھ اس طرح تحریر نمایاں تھی۔

"TW: sexual assault."

A pregnant woman sheltering at Al-Shifa hospital with her husband and children was forced to undress by Israeli forces. She told them she was pregnant, and they kicked and assaulted her. They then raped her in front of her family. They told her

www.novelsclubb.com

husband and the other men present that they would shoot them if they closed their eyes.

I know this is horrific, but we cannot turn a blind eye towards the horrors unfolding in Gaza right now.....

تبھی کسی نے اس کے دروازے پر دستک دی۔

"ایمان دروازہ کھولوں۔"

اس نے اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر چھوٹے چھوٹے قدم بھرتے دروازے تک آئی اور اپنے مردہ ہاتھوں سے دروازہ کھولا سامنے اس کا بھائی کھڑا تھا جو غالبا اسے سحری کے لیے جگانے آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم اٹھ گئ؟ چڑیل کیا اب تمہیں روز جگانے کے لیے آنا پڑے گا کہیں کی مہارانی لگتی ہو۔" یہ اس کا چھوٹا بھائی تھا مگر قد میں ایمان سے تھوڑا زیادہ تھا آنکھیں ہو بہو اپنی بہن کی طرح سیاہ تھی اور اس پر دراز پلکیں گوری رنگت اور بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

صفوان اسے چڑھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا صفوان کو توقع تھی کہ وہ کوئی جواب دے گی لیکن ایمان خاموش رہی۔

صفوان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو کہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا اور اس کی انکھیں سوجھ گئ تھی۔

"کیا ہوا تمہیں کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟ اس نے پریشانی سے سوال کیا۔"

ایمان نے اپنی نظریں اٹھا کے اسے دیکھا اور لہجے کو سرسری سا بناتے ہوئے کہا۔ "نہیں۔ مجھے "کیا ہونا ہے؟

سچ سچ بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہے تم روتی رہی ہو۔" صفوان نے پھر سے" سوال کیا تھا وہ اب پریشان لگ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں رات بھر جاگی ہوں اس لیے میری انکھیں ایسی لگ رہی ہے۔"وہ کہتے ہوئے صفوان کو" ..سائیڈ کرتے ہوئے باہر کو نکل گئی

•••••••

حال میں داخل ہو تو سامنے سربراہی کرسی پر خان صاحب بیٹھے تھے۔اُن کے دائیں جانب نازیہ بیگم بیٹھی تھی اور بائیں جانب ان کا بڑا بیٹا شعیب،اور شعیب کے پاس کی کرسی پر ثنا بیٹھی تھی یہ شعیب کی بیوی تھی۔ایمان اور صفوان آمنے سامنے تھے وہاں صرف ایک کرسی خالی تھی جو کے خان صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی کی جگہ تھی۔

جویریہ سب سے چھوٹی تھی اُس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

کھانا تیار تھا اور وہ سب جویریہ کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

جویریہ کہاں ہے اب تک کیوں نہیں آئی سحری کا وقت نکلتا جارہا ہے۔"خان صاحب کی رعب" دار آواز سارے میں گنجی تھی۔

میں بلالاتی ہوا سے شاید وہ سو رہی ہو گی۔"ثنا نے کہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھابھی آپ رہنے دے میں بلا لاتا ہو۔"صفوان نے اپنی کرسی ہٹاتے ہوئے کہا۔"

تم اسے بلا لاؤ تب تک سب سحری کرنا شروع کرے۔"خان صاحب نے کھانے کی طرف" اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔وہ مزاج کے سخت نہیں تھے پر ان کا لہجہ حتمی ہوا کرتا تھا۔

صفوان جویریہ کے دروازے کے باہر کھڑا کچھ سوچ رہا تھا اسکے چہرے پر شرارت بھری مسکان تھی۔

جویریہ کے کمرے کا دروازہ لوک نہیں تھا صفوان دروازے کو دھکیلنے کی بجائے زور زور سے چلانے لگا۔

"اٹھ جاؤ۔اٹھ جاؤ۔چڑیلوں کے سحری کا وقت ہوتا جا رہا ہے۔اٹھ جاؤ بے شرموں اٹھ جاؤ؟"

اسے پتا تھا جویریہ شور کے سنے جانے پر خوب کوفت زدہ ہوتی تھی اور ممکن تھا وہ باہر آکر صفوان کو خوب جلی کٹی سنائے پر اندر سے کوئی جواب آیا نہ جویریہ باہر آئی تھی۔اس کے باہر نہ آنے پر صفوان حیران ہوا تھا۔جویریہ بہت کم سن لڑکی تھی نہ زیادہ باتیں کرتی نہ کوئی شرارت اسے خاموشی پسند تھی اور شور اسے خوب جبھتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جوئی، بابا بلا رہے ہے سحری کا وقت نکلتا جا رہا ہے۔ جلدی سے باہر نکلوں۔"جویریہ کو اٹھانے کے لئے ایک آواز کافی ہوتی تھی بر خلاف ایمان کے جب اسے اٹھانے جاؤ تو جب تک دروازے پر بکوں کی بارش نہ ہو جائے تب تک اسکی نیند نہیں جاتی تھی۔ ایمان کے کمرے میں اسے کسی اجازت کی ضرورت نہیں تھی وہ جب چاہے بنا بتائے آجا سکتا تھا۔ ایمان نے کبھی اسے نہیں روکا تھا لیکن جویریہ کو بنا بتائے کمرے میں چلے جانے پر ایسے غصّہ آتا تھا مانو کسی نے اسکا گھر لوٹ لیا ہو۔ اور اب یہ جویریہ کا کمرہ تھا جس میں وہ بنا اجازت داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کے باہر نہ نکلنے پر صفوان نے دروازے کو دھکیل کر اندر کو جھانکا تھا۔ بیڈ خالی تھا وہاں جویریہ نہیں تھی وہ دروازے کو پورا دھکیلتے ہوئے اندر چلا آیا۔

جویریہ اس نے پھر سے ندا لگائی تھی جواب ندارد۔ باتھروم کا دروازہ کھولا تھا اور اس کے اندر کا منظر نظر آرہا تھا اس نے جیسے ہی ادھر دیکھا ایک زور کی پکار ماری تھی۔

جویریہ۔۔۔"وہ بھاگتا ہوا جوئی کے پاس آیا جویریہ باتھروم میں فرش پر گری ہوئی بے ہوش" پڑھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دیوانہ وار اسے پکار رہا تھا اس نے جویریہ کے سر کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھا اور اسے ہلانے لگا تھا

تب ہی پیچھے سے شعیب اندر داخل ہوا تھا یقیناً اسے صفوان کی چینخوں نے یہاں لایا تھا۔

کیا ہوا جویریہ کو۔"شعیب نے آتے ہی صفوان سے سوال کیا تھا۔"

بھائی یہ بے ہوش پڑی ہے اٹھ نہیں رہی۔"صفوان نے پریشان سا ہو کر جواب دیا تھا۔"

شعیب آگے کو آیا اور اسے اپنی گود میں اٹھاتا بیڈ کی طرف آیا جویریہ کو بیڈ پر لٹا کر وہ صفوان کی طرف مخاطب ہوا تھا۔

"تمہارا دوست بلال وہ ڈاکٹر ہے نا جلدی سے اُسے بلاؤ۔"

صفوان نے اپنی کانپتی انگلیاں موبائل پر چلاتے ہوئے جلدی جلدی کال ملانے لگا تھا۔

تیسری بیل پر کال اٹھائی گئی تھی۔

"ہاں بول صفوان اتنی رات کو کیا مصیبت آپڑھی جو مجھے یاد کر لیا؟ "

سامنے سے ایک مردانہ آواز ابھری تھی۔

"تو جلدی میرے گھر آ۔"

کیوں کیا ہوا۔"کال پر موجود بلال نامی صفوان کے دوست نے سوال کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ جویریہ بے ہوش ہوگئی ہے تو بس جلدی آجایار۔"صفوان نے پریشانی سے کہا تھا۔"

"او کے او کے میں ابھی آتا ہو تم پریشان نہ ہو۔"

اتنا کہہ کر کال کاٹ دی گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد پورا گھر جویریہ کے کمرے میں جمع تھا ڈاکٹر بلال اس کو کچھ انجکشن دے کر جا چکا تھا۔نازیہ بیگم اسکے سراہنے سے بیٹھی اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی اور بار بار اپنی آنکھوں میں آتے آنسو کو ڈوپٹے سے صاف کر رہی تھی۔اُن کے قریب ایمان بیٹھی انہیں دلاسہ دے رہی تھی۔

ماما کچھ نہیں ہوا تھوڑی کمزوری ہے اسے،اس لئے بے ہوش ہوئی ہے۔"جویریہ اب بھی دوائی کے زیر اثر بیڈ پر نیم دراز تھی۔

صفوان اور شعیب آپس میں کچھ بات کر رہے تھے اُن دونوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

جویریہ کو ہوش آئے تو مجھے بتا دینا ایمان۔"خان صاحب نے کہہ کر ایک نظر جویریہ پر ڈالی اور" باہر کو چلے گئے ان سے اپنے بچوں کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

گوری رنگت کا وہ شخص اپنی سنہری آنکھیں کمرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔ سیاہ شرٹ پر سیاہ جینس پہنے ہاتھ میں سیاہ سمارٹ واچ پہنے وہ ہشاش بشاش لگ رہا تھا۔ اسے چند دن میں کمرہ خالی کر کے جانا تھا ابھی سحری ختم کر کے اس نے کمرہ خالی کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ وہ وقت سے پہلے کام ختم کر دینے کا عادی تھا اور ابھی بھی تقریباً سارا کام ہو ہی چکا تھا۔

عملد صاحب، یہ شاپر کہاں رکھنا ہے؟" کسی نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔"

لاؤ۔ اسے لا کر میرے سر پر رکھ دو۔" اس نے اکتا کر جواب دیا تھا۔ "کہا تو ہے سارا سامان "گاڑی میں رکھنا ہے۔

یہ عملد کا نوکر حسن تھا جس کو ہر بات دو سے تین دفعہ بتانے پر سمجھ آتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہے صاحب۔"اس نے شرمندہ ہوئے بغیر کہا تھا کیونکہ اُسے اب اپنے "صاحب" کی باتیں سننے کی عادت ہو چکی تھی۔

آذان کی آواز آنے پر اس نے اپنی گھڑی دیکھی یہ آواز اسکی گھڑی سے ہی آرہی تھی۔ پانچ نمازوں کے لئے اس کی سمارٹ واچ میں الارم سیٹ تھا وہ آذان کے وقت سے پہلے بج جاتا تھا۔ یہ اس لئے تھا کے اسے بچپن سے اذان دینے کی عادت تھی۔اُس نے یہ عادت ممبئ آنے کے بعد بھی نہیں چھوڑی تھی۔جب وہ یہاں آیا تو بیس سال کا تھا,اور اب چوبیس سال کا ہو چکا تھا اُسے ممبئ میں رہتے ہوئے چار سال ہو چکے تھے۔

اُس نے حسن پر "میرے آنے سے پہلے سب ہو جانا چاہیے" والی نظر ڈالی اور باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

اکولہ میں سحری کے دس منٹ بعد آذان ہو جاتی تھی۔آذان کب سے ہو گئی تھی ایمان جویریہ کے کمرے سے آتے ہی اپنے کمرے میں آئی تھی۔اُس نے جلدی جلدی وضو بنا کر مصلّہ بچھایا اور نماز کی نیت کرنے لگی۔وہ بہت آرام سے نماز پڑھا کرتی تھی ایک ایک حرف کو اچھی طرح ادا کرتے ہوئے، نماز ختم ہوتے ہی اُس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاہے تھے۔

ہاتھ اٹھتے ہی اسکے آنکھوں سے آنسو ابلنے لگے تھے اسکے لب حرکت کرنے سے خالی تھے وہ بنا الفاظ کے ہاتھ اٹھائے روتی جارہی تھی اس کے ذہن میں صبح کا فلسطیں والا منظر اب بھی نقش تھا۔

وہ ایسے ہی بنا آواز کے روتی رہی تھوڑی دیر بعد اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

"یااللہ میرے اللہ آپ تو سب جانتے ہے نا۔آپ کے علم میں تو سب کچھ ہے وہ جو ہم ظاہر کرتے ہے اور وہ بھی جو ہم چھپاتے ہے۔

آپ کی قدرت تو بہت وسیع ہے نا اللہ جی آپ ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ہم پر رحم فرمادیجئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یااللہ ظالم کافر مسلمانوں پر کیسے کیسے ظلم ڈھارہے ہیں اور فلسطین کے مسلمان کچھ نہیں کر سکتے لیکن اللہ جی دوسرے مسلم ممالک کے حکمران کیوں کچھ نہیں کر رہے ؟

یااللہ یہ فانی دنیا بھی کافروں کی ہے اور اس فانی دنیا کا قانون بھی ان کافروں کا ہے۔" آنکھوں سے آنسو اب تک جارے تھے۔

یااللہ پر آپ تو ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں نا اور آپ تو ہمارے ہے نا یااللہ مدد کریں۔"

یااللہ ہم بہت کمزور ہے آپ کے علاوہ ہمارے پاس کوئی محافظ نہیں۔

یااللہ مسلمانوں کی حفاظت کریں ان کے مال کی ان کی اولاد کی ان کی جان و عزت کی حفاظت کرے۔ یااللہ آپ سے بہتر کون حفاظت کر سکتا ہے ؟ بے شک آپ خوب حفاظت کرنے والے ہیں۔

یااللہ فلسطین میں آپ کے لاڈلے نبی کی لاڈلی امت کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جارہی ہے۔

یااللہ انہیں سرے عام مارا جارہا ہے۔ اسلام کی شہزادیوں کی عزت کو لوٹا جارہا ہے۔" کہتے ہوئے ایمان کے آنکھوں میں دیکھی ہوئی ریل آگئی اور اب اور زیادہ آنسوؤں میں سدت آگئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یااللہ پھر بھی مسلمان چپ ہے،اپ بتائیں وہ کس کے پاس جائے وہ کس سے فریاد کرے یااللہ" ہمارا آپ کے سوا کوئی نہیں۔

یااللہ ہم بے بس ہیں لیکن آپ۔۔۔آپ تو سب کچھ کر سکتے ہیں نا۔آپ کے ہاتھ میں تو ساری دنیا ہے۔آپ کے ایک کن سے وہ لوگ تباہ ہو جائیں گے۔

یااللہ اگران کافروں کے حق میں ہدایت ہے تو انہیں ہدایت دے اور اگران کے حق میں ہدایت نہیں تو انہیں ابھی کے ابھی ہلاک کر دے۔

یااللہ انہیں برباد کر دے۔

یااللہ امت کے حال پر رحم فرما۔

یااللہ تیرے لاڈلے نبی کی لاڈلی امت ہے مانا ہم بہت گنہگار ہے لیکن تیرے نام لیوا بندے ہیں۔

اے اللہ تو ہمارے گناہوں کی طرف نہ دیکھ اے اللہ تو اپنی رحمت کی طرف دیکھ۔یااللہ ہم سب کو معاف فرما۔یااللہ ہمارے حال پر رحم فرما۔"وہ ابھی بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی۔

یااللہ آپ کو آپ کے نبی کا واسطہ۔"

www.novelsclubb.com

یااللہ آپ کو بدر میں شہید ہوئے صحابہ کا واسطہ۔

یااللہ مسلمانوں کی جائز دعاوں کو قبول کر لے۔

یااللہ ان پر رحم فرما۔

یااللہ ان کی عزت کو تار تار ہونے سے بچا لے بے شک تو بڑا مہربان ہے تجھ سے زیادہ مہربان کوئی نہیں۔

یااللہ جو مانگا ہوا عطا کر جو مانگنے سے رہ گیا وہ عطا کر۔ آمین" کہہ کر وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ مل کر جائے نماز کو تہہ کر کے اٹھنے لگی۔ اس کا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا اور آنسو تھے کہ اب بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

....

عصر کی اذان ہو گئی تھی ایمان کے کمرے کے سامنے آؤ تو جویریہ کا کمرہ تھا اور وہ خالی خالی انکھوں سے چھت کو تک رہی تھی۔ وہ دبلی پتلی سی اٹھارہ سال کی لڑکی تھی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور معصوم سا چہرہ تھا۔ اس کے پاس ہی بیڈ پر صفوان بیٹھا تھا جو پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا صفوان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جویریہ سے دو سال بڑا تھا وہ اسے ہر وقت پریشان کرتا رہتا تھا مگر جب آج جویریہ بیمار تھی تو سب سے زیادہ پریشان بھی صفوان ہی ہوا تھا۔اس کی پریشانی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اسے بلال نے بتایا تھا جویریہ کو کسی بات کا ڈپریشن ہے جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

جویریہ کیا ہوا ہے تمہیں؟"اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس صفوان کو نظریں اٹھا کر دیکھا اور" پھر سے چھت کو دیکھنے لگی۔صفوان کو پتا تھا اب کوئی فائدہ نہیں وہ جب خاموش ہوتی تو کسی کی اتنی مجال نہیں تھی جو اس سے کچھ بلوالے۔

وہ وہاں سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔

..

ایمان اپنے کمرے میں بیٹھی تھی تب ہی اس کے موبائل کی آواز کمرے میں گنجی تھی۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا عمار کالنگ،اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے.اسنے جلدی سے کال اٹھا کر فون کو کان سے لگایا۔"اور کیا حال ہے بیگم آپ کا آپ کو تو ہم یاد ہی نہیں۔" موبائل سے عمار کی نرم آواز ابھری تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ بھولتے ہی کب ہو۔"ایمان نے مسکرا کر کہا تھا۔عمار اور ایمان کا نکاح عمار کے ممبئ" جانے کے بعد جب وہ تین سال بعد چھٹیوں میں گھر آیا تب ہوا تھا البتہ ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی.

"نہیں بھولتا تو کم سے کم بندہ ایک بار کال ہی کر لیتا ہے یار۔"

اس نے خفا ہونے والے انداز میں کہا تھا۔

اچھا وہ سب چھوڑوں مجھے یہ بتاؤ تم واپس کب آرہے ہو؟" باتوں باتوں میں وہ کب آپ سے" تم پر آجاتے ان دونوں کو پتا ہی نہیں لگتا تھا.

"ابھی تو مجھے بہت کام کرنے باقی ہے میں عید کے دن ہی آپاؤں گا۔"

اچھا پر تم تو رمضان کے پہلے آنے والے تھے نہ اب تو آدھا رمضان تک ہو گیا ہے اور اب تم" "کہہ رہے ہو عید کے دن آؤں گا جاؤ یار مجھے نہیں بات کرنی تم سے۔

ایمان نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی اب اسے پتا تھا وہ اگلے ایک گھنٹے تک اسے کال کرتا رہے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افطار کرنے کے بعد سب نماز پڑھ کر اپنے اپنے کمرے میں چلے گ ۓ تھے۔ صفوان کو عادت تھی وہ افطار کے بعد کافی پیۓ بنا گزارا نہیں کرتا تھا اس لئے وہ کچن میں چلا آیا۔ فریج سے ایک دودھ کا پیکٹ نکال کر اس نے پتیلی میں اونڈیلا اور اسے گیس پر فُل آنچ پر رکھ دیا۔ جب دودھ اوپر کو آیا تو اس نے گیس کو بند کر کے بھانپ اڑاتا ہوا دودھ دو کپ میں نکالا اور کافی کے ایک ایک چمچ ایڈ کر کے وہ انہیں ہلاتا ہوا دو کپ تیار کر چکا تھا۔ انہیں تھام کر وہ کچن سے باہر آیا اور جویریہ کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ جویریہ کے کمرے کے باہر جا کر اس نے آواز لگائی تھی

""جویریہ دروازہ کھولو۔

جویریہ نے دروازہ کھولا وہ اب فریش لگتی تھی مگر پھر بھی کمزور لگ رہی تھی۔

اس نے ایک کپ جویریہ کی طرف بڑھایا۔

جسے جویریہ نے سستی سے تھام لیا۔

اور خود ٹیبل پر بیٹھ کر کپ کو لب سے لگا کر کافی کا گھونٹ لیا اور جویریہ سے مخاطب ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم سپیچ کمپٹیشن میں حصہ لینے والی تھی نا؟ میں نے تمہارا رجسٹریشن کروادیا ہے۔"اس نے"

نرمی سے جویریہ کو کہا تھا۔

نہیں بھائی مجھے نہیں لینا اب کسی میں کوئی حصّہ آپ جا کر فارم کینسل کروادے۔اس نے"

اکتاہٹ سے کہا تھا۔

پر کیوں کل تک تو تم بہت دلچسپی رکھ رہی تھی اب کیا ہوا۔"صفوان نے حیرانی سے پوچھا تھا۔"

نہیں بھائی میں تھک چکی ہو مجھے اب کچھ نہیں کرنا۔"وہ رو دینے کو تھی۔"

کوئی بات ہوئی ہے تو بتاؤ مجھے۔تم ایسی تو نہیں تھی۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"وہ اب کے نرمی"

سے پوچھ رہا تھا۔

اس کا من چاہا وہ ابھی یہاں سے کہیں بھاگ جائے۔

وہ اپنے آنسو چھپا دینا چاہتی تھی پر اب وہ تھک چکی تھی اسکی آنکھ سے ایک آنسو لڑھ کر اس کے

گال پر گرا تھا۔

کیا ہوا جوئی میں کچھ پوچھ رہا ہو۔"صفوان نے پریشانی سے پوچھا تھا۔"

"بھائی میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنا کہہ کر وہ اپنے بھائی کے گلے لگ گئی۔اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔صفوان کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور نرمی سے کہاں۔

ہاں میری بہن کچھ غلط نہیں کر سکتی پر یہ تو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے۔"اس نے اپنا سر اس کے سینے" سے اٹھایا اور کہنا شروع کیا۔

یہ چند دنوں پہلے کی بات تھی جوئی اپنے دوستوں کے ساتھ یونیورسٹی کے کنٹین میں بیٹھی تھی وہ سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

یہ القمہ کہارہ گیا صوفیہ نے گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے پتا ہے ابھی وہ کسی نہ کسی کو پیٹ رہا ہو گا۔"زینب نے ہنس کر کہا تھا۔"

تمہیں وہ کہیں کا ڈان لگتا ہے یا تم اسے گنڈا سمجھتی ہو؟"جوئی نے برا لگنے والے انداز میں زینب" سے کہا۔

اچھا اچھا کول رہو جوئی،زینب نے صرف مذاق میں کہا ہے اس پر چڑنے والی بات نہیں۔یہ" کہنے والی صوفیہ تھی۔

اتنے میں کوئی وہاں آیا اور چیئر کھینچ کے جوئی کے سامنے بیٹھا تھا۔سفید شرٹ پر سیاہ جنس پہنے سر پر پکیپ رکھے وہ نوجوان سمارٹ لگتا تھا۔

القمہ ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے تم کہارہ گئے تھے ؟"جوئی نے کہا تھا۔"

"او کے او کے اب آگیا ہو مجھے تھوڑا کام تھا بس وہی کرنے گیا تھا۔"

اچھا تم دونوں چپ رہو اب۔میرے پاس ایک گیم ہے ہم وہ کھلتے ہے چلوں۔"زینب نے" خوشی سے آگے ہو کر کہا۔

کونسا گیم ؟"صوفیہ نے سوال کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

Truth and dare!!

کہہ تو ایسے رہی تھی جیسے خود نے کوئی گیم بنالیا ہو۔"القمہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ساتھ ہی صوفیہ" اور جوئی کا بھی قہقہہ بلند ہوا تھا۔

جاؤ یار تم پہلے ہنسی اڑالو میری ہونہہ "زینب چڑ کر بولی تھی۔"

اچھا اچھا کھلتے ہیں۔ تم شروع کرو ٹھیک ہے۔" جوئی نے جیسے ہار کر کہا تھا۔ اسے اس طرح کے " گیم بلکل نہیں پسند تھے جس میں ہمارے راز راز نہ رہے۔

Truth or Dare?

زینب نے القمہ سے سوال کیا تھا۔

Truth !!!!

القمہ نے بیزاری والے انداز میں جواب دیا.

اچھا تو یہ بتاؤ تم نے ٹیسٹ والے دن ایسا کیا جادو کر دیا تھا جو سب سے اچھے مارکس لے " آئے۔" زینب نے تفتیشی انداز میں سوال کیا۔

ایسی باتیں بتائی نہیں جاتی ورنہ نظر لگ جاتی ہے۔" القمہ نے شرارت سے کہا تھا؟"

میں نے ڈائلاگ مارنے نہیں کہا سیدھے سے جواب دو۔" اس بار زینب نے غصّہ سے کہا۔"

اوکے اوکے بتاتا ہو۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا"

میں نے صرف پروفیسر کے گھر جا کر انہیں چھوٹی سی دھمکی دی تھی۔" اس نے معصومیت " سے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور یہ چھوٹی سی دھمکی کیا تھی؟"جوئی نے سوال کیا تھا۔"

بس یار ایک ہی سوال پوچھنا ہوتا ہے۔"اس نے بیزار ہو کر کہا تھا۔"

ٹھیک ہے اب جوئی کی باری۔"زینب نے جویریہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

Truth or dare?

ڈیئر۔"جوئی نے سوچتے ہوئے جواب دیا تھا۔"

القمہ نے زینب کی طرف جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔زینب نے اوکے کہہ کر جوئی کو دیکھا اور کہا۔

"تو کیا تم تیار ہو؟"

www.novelsclubb.com

ہاں میں تیار ہو۔"جوئی نے القمہ اور زینب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

اوکے۔تو تمہیں بس اتنا کرنا ہے کہ القمہ کچھ کہے گا جس کے جواب میں تمہیں صرف yes کہنا ہے۔"

پر یہ کیسا ڈیئر ہوا؟"جوئی نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔"

"وہ تمہیں خود سمجھ آجائے گا۔تم پہلے یہاں سے اٹھ کر چیئر کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جوئی کرسی سے اٹھ کر پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔زینب نے القمہ کو اشارہ کیا تھا۔

القمہ کرسی دھکیل کر اٹھا اور جوئی کی طرف گھٹنے کے بل بیٹھ گیا۔

اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا پلاسٹک کا گلاب تھا جو اس نے ٹیبل ہی سے اٹھا کر لیا تھا۔القمہ نے جوئی کی طرف ہاتھ بڑھا کر زور سے چلا کر کہا۔

“Will you marry me?”

زوہیب جو وہاں کب سے موبائل میں نظرے جماہے بیٹھا تھا چہرہ اٹھا کر القمہ کو دیکھا اور پھر جوئی کی طرف دیکھا،اب وہ جوئی کے کچھ کہنے کے انتظار میں تھا.

کینٹین میں بیٹھے سارے لوگوں نے اسے مڑ کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جوئی یک تک اسے دیکھے گئی پھر جب لب کھلے تو اتنا کہا کہ۔۔۔

"کیا ہے یہ؟"

ڈیئر ہے یار۔"زینب نے القمہ سے پوچھا جانے والا سوال کا جواب دیا تھا۔"

اب تم جلدی سے ہاں کہوں۔"صوفیہ بھی اس گیم سے تنگ آگئی تھی سو جان چھڑانے کے" لئے جوئی سے کہا۔

جوئی نے گہری سانس لی اور القمہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"Yes ---"

سارے کنٹین میں تالیوں کا شور چھا گیا۔ان چاروں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کنٹین کے سارے لوگ انہیں کی طرف متوجہ تھے۔

چاروں نے زوردار قہقہہ لگایا۔

زینب کرسی سے اٹھ کر سامنے آئی اور کہا۔"اُفف یار! تم سب بھی نہ ہم لوگ صرف ڈیئر پورا کر رہے تھے۔یہاں کوئی کسی کو پرپوس نہیں کر رہا۔"وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔اتنے میں بیل سنائی دی یہ بیل اس بات کی آگاہی تھی کے اب انٹرول ختم ہو گئی۔

کنٹین میں بیٹھے بہت سے سٹوڈنٹ نے جھرجھری لی اور سب کلاسس کی طرف بڑھ گ ئے۔

سوائے خدیجہ کے وہ وہی بیٹھی تھی۔اس نے جویریہ کو آواز لگائی۔

جوئی ادھر آؤ۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"جوئی چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی اس کے میز " تک آئی تھی۔

"کیا بات ہے خدیجہ ؟ کہوں میں سن رہی ہو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ تم نے کیا کر دیا جوئی؟"اس نے پریشانی سے جوئی کی طرف دیکھا۔"

اب میں نے کیا کیا؟"جویریہ نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا تھا۔"

یہ پوچھوں تم نے کیا نہیں کیا۔ تمہیں پتا بھی ہے ایجاب اور قبول سے نکاح ہو جاتا ہے۔"""

خدیجہ واقع ہی پریشان لگ رہی تھی۔

پر میں نے مذاق میں کہا ہے۔میں صرف ڈیئر پورا کر رہی تھی۔جویریہ نے الجھے ہوئے انداز" میں کہا تھا۔

نکاح چاہے سوچ سمجھ کر کیا جائے،چاہے مذاق میں۔"

اللہ کے نبی کی حدیث ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”تین چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں سنجیدگی سے کرنا بھی ”سنجیدگی ہے اور ہنسی مذاق میں کرنا بھی سنجیدگی ہے نکاح،طلاق اور رجعت

Sunan Tirmizi#1184

Stat8us: صحیح

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خدیجہ نے تھوڑا وقفہ لیا اور پھر کہا۔"دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب اور قبول سے نکاح" ہو جاتا ہے۔خدیجہ بہت نرمی سے کہہ رہی تھی۔

جویریہ کو تو مانو سانپ سنگھ گیا تھا اسے محسوس ہوا کے آسمان اس کے اُپر ٹوٹ گرا ہو یا وہ زمین میں دھنسا دی گئی ہو۔اسے یک دم اپنا دم گھوٹتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا۔اسے لگا اب وہ اگلی سانس نہیں لے سکے گی!!

بعض اوقات ہم مذاق میں ایسی غلطیاں کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں ساری زندگی پچھتانا پڑھتا ہے۔گناہ کرنے پر اسکی معافی سے گناہ مٹائے جا سکتے ہے پر غلطی نہیں مٹائی جا سکتی۔

آج کل کی generation دین سے اتنی دور ہو گئی ہے کے مذاق میں نکاح بھی کر لیتے ہے اور انھیں پتا تک نہیں ہوتا.

اسکول کالج وغیرہ میں ہزاروں ایسے واقعات پیش آتے ہے کے لڑکا بھرے مجموعے میں لڑکی کو پرپوس کرتا ہے،لڑکی ہاں کر دیتی ہے ان کا نکاح ہو جاتا ہے اور انھیں پتا تک نہیں ہوتا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوراس میں سب سے زیادہ نقصان لڑکیوں کا ہوتا ہے. لڑکے پرپوس کر نکاح میں باندھ کر چھوڑ جاتے ہے اور لڑکی دوسرے مرد پر حرام ہو جاتی ہے.

ایسے میں اگر لڑکی کسی اور سے شادی بھ-ی کر لے تو وہ زناکاری م-یں شمار ہوتا ہے.

اوران سب کی وجہ ہے دین سے دوری--!!

اس نے سراقصّہ صفوان کو سناڈالا تھا اور اب بھی وہ بچوں کی طرح رو یے جارہی تھی۔ صفوان کا چہرہ بلکل سفید پڑھ چکا تھا اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسکی روح کھینچ لی ہو۔

کیا تمہیں نہیں پتا مذاق میں بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ یار جوئی تم ایسے کیسے کر سکتی ہو؟" اُس کے " لہجہ میں کسی قسم کی سختی نہ تھی وہ پریشان لگتا تھا۔ جویریہ نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس روےیے جا رہی تھی۔

صفوان نے نرمی سے اس کے گال پر گرتے آنسو پوچھے تھے۔

اچھا اب بس کردو میں کچھ کرتا ہو۔" اس نے نرمی سے کہا وہ جج کرنے والے لوگوں میں سے " نہیں تھا وہ اپنے بہنوں کر ہر موڑ پر ساتھ دیتا تھا۔

ہر لڑکی کے پاس ایک ایسا بھائی تو ہونا چاہیے جو اس کو ہر برے وقت سے نکالنے میں مدد کرے.

www.novelsclubb.com

ہر کسی کے گناہ الگ الگ ہوتے ہے ہمیں کسی کو جج نہیں کرنا چاہیے۔

تمہیں پتا ہے جوئی ہمیں سب سے زیادہ کون محبت کرتا ہے؟" جوئی نے خالی خالی نظریں اُس کی طرف اٹھائی تھی اور کہا کچھ نہیں بس اسے دیکھنے لگی۔

کوئی جواب نہ پاکر صفوان نے خود ہی کہنا شروع کیا۔

میں بتاتا ہو۔ ہمیں سب سے زیادہ محبت ہمارا اللہ کرتا ہے۔ تمہیں پتا ہے جب میں نے تمہیں بے ہوش پڑے دیکھا تو مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا کیونکہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں لیکن تمہیں پتہ ہے سب سے زیادہ محبت تم سے اللہ تعالی کرتے ہے۔ اس لیے تم جاؤ اور اللہ سے دعا کرو وہ سب کچھ ٹھیک کردیں گے۔ وہ تم سے محبت کرتے ہے وہ تمہاری سن لیں گے۔ اٹھوں جاؤ شاباش۔ ہم بعد میں بات کریں گے۔ ٹھیک ہے؟" اتنا کہہ کر وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کمرے میں بیٹھی رہی تھوڑی دیر بعد اس نے بیڈ سے اٹھنے کی ہمت کی اور باتھروم تک آئی اندر جاکر جوئی نے وضو بنایا اور باہر آئی۔ مصلہ بچھا کر وہ اس پر بیٹھ گئی۔ پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ اسے یقین تھا جو دنیا والے نہیں کر سکتے وہ آسمان والا کر سکتا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد صفوان ایمان کے کمرے میں تھا اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کے ایمان کا فون بجنے لگا۔

ایمان نے فون اٹھا کر دیکھا سکرین پر "علیشا کالنگ" لکھا آرہا تھا۔

ایمان نے فون اٹھا کر کانوں سے لگایا۔

"ہاں علیشا کیا بات ہے کیسے یاد کیا؟"

کیا بات ہے کہہ رہی ہو یار ایمان تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو؟ آج تمہارا بیان تھا۔" ایمان اور علیشا دونوں ہی اسکالر تھی اور اچھی دوست بھی انہوں نے ساتھ ہی دینی تعلیم حاصل کی تھی۔

یہاں سب آکر جمع ہو گئے ہیں اور تم کہہ رہی ہو کیا کام ہے؟" علیشا کا تو جیسے بس نہیں تھا" کے وہ ایمان کو گھر آکر خوب باتیں سنائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

افف میں بھول گئی تھی یار۔مجھے سچ میں یاد نہیں رہا تم پلیز وہاں تھوڑی دیر سنبھال لو میں بس" ابھی پہنچتی ہوں۔" اتنا کہہ کر ایمان نے کال کاٹی تھی اور اب وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ جلدی سے اپنا عبایا نکالا اور اسے پہن کر وہ تیار ہو چکی تھی۔

تم ایک کام کرو جوئی کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔" صفوان نے اسے مشورہ دیا تھا۔"

مجھے پتا ہے وہ نہیں آئے گی۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے صفوان۔" اس نے جیسے اعلان کیا" تھا۔

"تم صرف پانچ منٹ رکو میں ابھی اسے لے کر آیا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ جوئی کو لے آیا تھا۔اب وہ فریش لگ رہی تھی مگر اسکی آنکھیں اب بھی سوجی ہوئی تھی۔

آج کہیں سورج مغرب سے تو نہیں نکل آیا جو جویریہ میرے ساتھ آنے لگی ہے؟" ایمان نے اسے کچھ حیران ہو کر کہا تھا۔

کیا ہوا چڑیل کیا اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی؟" صفوان نے تپانے والے انداز میں کہا تھا۔"

ایمان نے خود کو چڑیل کہے جانے پر صفوان کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

تمہیں میں بعد میں دیکھتی ہوں۔" کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔"

•••••

تھوڑی دیر بعد ایمان اور جویریہ ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے کھڑے تھے بلڈنگ پر بڑے سے بورڈ میں لکھا ہوا تھا۔

Kohinoor function hall.

یہ ہال زیادہ تر شادیوں کے لئے اور دوسرے فنکشن کے لئے مشہور تھا۔ وہ دونوں قدم قدم چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔ اندر جاؤ تو سامنے ہی اسٹیج لگایا گیا تھا اور نیچے بہت ساری کرسیوں پر لوگ بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ اسٹیج پر علیشا کھڑی نظر آرہی تھی جو مائک سیٹ کر رہی تھی۔ ایمان نے جویریہ کو سامنے والی کرسی پر بٹھایا اور نرمی سے اس کے کاندھے کو تھپکا۔

میں ابھی آتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔"

علیشا نے اسے دیکھ کر جیسے سکون کا سانس لیا۔

تم جاؤ اور بیان کہنا شروع کر دو۔" علیشا نے وقت کو اور ضائع نہ کرتے ہوئے ایمان سے کہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایمان چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے اسٹیج پر گئی اور گائز کے سامنے کھڑے ہو گئی۔ بایاں ہاتھ ڈائز پر رکھا اور دائیں ہاتھ سے مائک کو پکڑ کر تھوڑا آگے کو ہوئی اور سلام کیا۔

"اسلام علیکم!"

ایمان کو پتا تھا آج اسے کس ٹوپک پر بات کرنی ہے۔اُس نے دل ہی دل میں جمع تفریق کی اور دل میں دعا مانگی۔

"یا اللہ آپ مجھ سے وہ کہلوانا جو آپ چاہتے ہے۔"

اس کی عادت تھی وہ جب بھی کبھی کچھ کہنے جاتی تو یہ دعا ضرور مانگتی تھی۔

ایمان نے کہنا شروع کیا۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمام مسلمان ایک جسم کے مانند ہے کے جب ایک حصّہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم محسوس کرتا ہے۔" اسکی آواز بہت نرم تھی یو مانو کوئی سحر ہو۔

تو ذرا غور کریں کہ فلسطین کے مسلمانوں کے اوپر ظلم ہوتے ہوئے دیکھ کر ہمیں محسوس ہو رہا ہے؟ نہیں ہو رہا ہم اب بھی خاموش ہے روز لا تعداد بچوں کو شہید ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی ہم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خاموش ہے۔ہم ہمارے زندگیوں میں خوش ہے ہمیں ان معصوم بچوں کی کوئی پرواہ نہیں تو کیا ہم مسلمان ہوئے؟

اگر ہم مسلمان ہے تو کیسے مسلمان ہے کہ ہمارے بھائی بہنوں کی جانو پر ظلم ہو رہا ہے اور ہمیں ذرا سا بھی احساس نہیں.

ہم اپنی ہی زندگیوں کی چھوٹی موٹی پریشانی کو لے کر بیٹھے ہوئے ہے۔

کیا ہمیں فلسطین کے چھوٹے چھوٹے بچے جو آسمان میں ہلیکوپٹر کو اڑتے ہوئے دیکھتے ہے تو سوچتے ہے کے یہ ہمارے لئے کھانا ہے یا موت۔کیا ہمیں اب بھی ان پر رحم نہیں آتا؟آپ سے کون کہہ رہا ہے کے وہاں جاکر جہاد کرے ہاں ہمیں پتا ہے ہماری مجبوری ہے ہم وہاں نہیں جا سکتے تو ہم اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد نہیں کر سکتے؟تو کیا ہم اپنی زبان سے نہیں لڑ سکتے؟

کیا ہم اپنی قلموں کو اُن کے حق میں نہیں اٹھا سکتے؟

جب قیامت کے دن سب کو اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو کیا جواب ہو گا ہمارے پاس؟

ہم سے سوال کیا جائے کہ تمہارے بھائیوں کو شہید کیا جارہا تھا تم زبان تو کھول سکتے تھے نا؟تم اُن کے لئے دو آنسو تو بہا سکتے تھے نا؟

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ تو پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت تھی ان پر ظلم ہوتا رہا اور تم سب خاموش تھے۔ تمھارے پاس اتنا وقت نہ تھا کے ان دین کے شہیدوں کے لئے دعا ہی کر دو؟

جب ہم سے پوچھا جائے گا کے فلسطین کے لوگ بھو کے شہید ہو رہے تھے۔ وہاں کی بہنوں کی عزت کو لوٹا جا رہا تھا۔ وہاں کے نوجوانوں کو شہید کیا جا رہا تھا اور تم سب اپنی ہی زندگی میں مدہوش تھے۔ کیا جواب ہو گا ہمارے پاس؟ کیا کوئی حجت ہو گی ہمارے پاس جس کو ہم پیش کر سکے؟ نہیں نہ تب ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا نہ ہی کوئی حجت ہو گی۔

.ایک لڑکی نے فلسطین سے خط بھیج کر وہاں کے حالات بتائے

وہ خط میں کہہ رہی تھی کے میں ابھی جہاں بیٹھی ہو میرے سامنے ایک لڑکی خود کے سر کو دیوار پر مار مار کر خود خوشی کر رہی ہے.

اور کہہ رہی ہے کے میں مزید اپنے پیٹ کو حرام اولادوں سے نہیں بھر سکتی۔ میں امید کرتی ہو اللہ مجھے معاف کر دے گا۔ وہاں کی بہنوں کی عزت کو تار تار کیا جا رہا ہے اور ہم اب بھی پر سکون ہے۔" ایک آنسو ایمان کے آنکھ سے نکل کر اُس کے گال پر گرا تھا۔ سارے میں ایسا سکوت چھایا تھا جیسے وہاں کوئی جان نہ ہو کوئی حرکت وہاں نہیں ہو رہی تھی سوائے آنکھوں کے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صرف آنکھوں سے آنسو گر گر کر لوگوں کے چہرے بھگو رہے تھے اور ہال میں مکمل خاموشی تھی۔

خدارا!! اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو دیر نہیں کہ یہ دن ہمیں بھی دیکھنے پڑھے۔(خدا نہ" کرے)اب تو ہمیں ہوش میں آنا ہی ہوگا ہم کچھ نہ سہی رو کر دعا تو کر سکتے ہے نا؟ دعا تو ہمارا ہتھیار ہے ہم کیسے اپنے ہتھیار کو بھول گ ئے؟ یقیناً ہم بہت کمزور ہے لیکن خدا کی قسم میرا خدا کمزور نہیں۔وہ ہر چیز پر قادر ہے آپ ایک بار اُس کی بارگاہ میں جائے وہ مان جاتا ہے وہ خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔اس سے مانگے۔ہم کچھ نہیں کر سکتے تو دعا ہی کر لے ان معصوم بچوں کے لئے ان کمزور بزرگوں کے لئے ان بے بس بہنوں کے لئے جن پر ظلم کیا جارہا ہے. ساری دنیا خاموش ہے کیا ہم مسلمان ہیں؟ کیا اتنا کمزور ہوتا ہے مسلمان؟ نہیں! مسلمان تو وہ تھے جنہوں نے مٹھی بھر ہونے کے باوجود ہزاروں کے لشکروں کو مات دی تھی۔

ہم بھی مسلمان ہے۔ہم بھی یہ کر سکتے ہے ہم دعا کر سکتے ہے یقین جانے مقدر کو بھی دعائیں ٹال دیتی ہے۔خدارا ابھی بھی وقت ہے اٹھالے اپنے ہاتھ اس خدا کے سامنے جس کے قبضہ میں ساری کائنات ہے وہ کہتا ہے

(اُدۡعُوۡنِیۡۤ

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

!! مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔

مانگ لے اس سے کہ وہ نہیں دھتکارتا۔"آنسوں نے ایمان کا پورا چہرہ بھگودیا تھا وہ چھوٹے" چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اسٹیج سے اترنے لگی۔اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ صرف اس ہی کے نہیں بلکہ کیا کوئی ایک بھی ہال میں ایسا انسان تھا جس کے آنکھ میں آنسو نہ ہو؟

•••••

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی۔آج اُس نے پہلی بار اپنی بہن کو سنا تھا۔ایمان جب کبھی بھی کوئی پروگرام میں جاتی جوئی سے ضرور ساتھ چلنے کہتی تھی پر جوئی ہر بار کوئی نہ کوئی بہانہ لگا کر ٹال دیتی تھی۔آج جب جوئی نے اپنی بہن کو بولتے سنا تو وہ دنگ رہ گئی تھی۔ایمان کی آواز اب بھی جوئی کے کانوں میں گونج رہی تھی۔اُس نے فلسطین میں لڑکیوں پر ہوتے ظلم کے بارے میں سوچا اور اسے خود کی مشکل بھول گئی اصل مشکلوں میں تو وہاں کے لوگ ہیں۔تب ہی دروازے پر دستک ہوئی۔

جوئی! کیا میں اندر آجاؤ؟"صفوان نے آواز لگائی۔"

ہاں آجائے بھائی۔"جوئی نے فوراً سے کہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صفوان دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"صفوان بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"

"جی بھائی کہیں میں سن رہی ہوں۔"

"سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کے کیا تم نے القمہ سے بات کی اس بارے میں؟"

"ہاں بھائی میں نے اس سے بات کی ہے۔"

کیا کہاں تم نے اُسے؟"صفوان نے سوال کیا تھا۔"

بھائی میں نے اسے کہا تھا کے وہ مجھے طلاق دیدے پر القمہ نے انکار کر دیا۔"جوئی نے خشک" لبوں پر زبان پھیری۔

کیوں نہیں دے گا وہ طلاق؟اُس سے میں نپٹتا ہو تم مجھے اسکا نمبر دو۔

جوئی نے خاموشی سے اپنا موبائل اٹھایا اور ایک نام کے آگے ٹھہر گئی اور صفوان کی طرف فون بڑھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لیں بھائی آپ میرے فون سے ہی بات کر لیں۔"

----اوکے۔"صفوان نے جوئی کے ہاتھ سے فون لے کر کال لگائی بیل جانے لگی تھی"

کچھ ٹائم بعد سب افطار کی میز پر بیٹھے تھے۔

.افطار میں صرف دو منٹ باقی تھے

دو منٹ بعد شعیب کا موبائل بجا تھا جو کے اس بات کی علامت تھا کے افطار کا وقت ہو چکا ہے۔

سب نے افطار کرنا شروع کیا ایمان اب بھی دعا مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان بیٹے پہلے افطار کر لو روزہ کھولنے میں دیری نہیں کرنی چاہیے۔"خان صاحب نے نرمی" سے کہا تھا۔

ایمان نے اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا اور "جی بابا" کہہ کر ایک کھجور کھایا اور پانی کا گھونٹ اندر انڈیلا تھا۔اتنے میں آذان کی آواز سنائی دی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر" بہت ہی نرم اور سحر زدہ آواز۔"

ایمان کا پانی پیتا ہاتھ رک گیا اور وہ آذان کو سنے گئی اسے سب بھول گیا تھا۔اس آواز کے سننے پر وہ سب بھول جاتی تھی وہ کھانے سے رک گئی تو صفوان نے اسکی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔ ایمان کے ساتھ صفوان بھی جانتا تھا کے اذان دینے والا عمار ہے۔ایمان کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے کی طرف جانے لگی پیچھے سے خان صاحب نے آواز لگائی تھی۔

"کیا ہوا ایمان تم نے کچھ کھایا نہیں؟"

بابا وہ میں بعد میں کھالوں گی ابھی میرا دل نہیں ہے۔" یہ کہہ کر وہ کمرے میں آ گئی۔"

مغرب کی نماز پڑھ کر وہ اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی اور اپنے ناخنوں کو دانت سے کترنے لگی اسے دیکھ کر کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ وہ بہت خوش ہے۔

ڈور بیل کی آواز پر وہ کمرے سے باہر آئی ہال میں صفوان اور شعیب بیٹھے تھے۔

میں دیکھتا ہوں۔"صفوان صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔"

تم رہنے دو میں دیکھتی ہوں کون ہے۔" کہتے ہوئے ایمان کی دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں نہیں چڑیل تم یہیں رہو میں دیکھ آتا ہوں۔ تمہیں دیکھ کر کوئی در نہ جائے۔" وہ تپانے والے انداز میں کہہ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفوان جانتا تھا کے دروازے پر عمار ہے اس لئے اپنی بہن کو چڑانے کے لئے وہ اٹھا تھا ورنہ موت آجاتی پر صفوان دروازہ کھولنے نہیں اٹھتا تھا۔

دروازہ کھول کر صفوان نے سلام کیا اور ساتھ ہی نرمی سے گلے لگایا۔

"اسلام و علیکم۔ عمار فاروقی صاحب۔"

عمار نے ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ پر سیاہ جینس پہن رکھی تھی۔ ہاتھ میں سمارٹ واچ اور سر پر پکپ پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

وعلیکم اسلام۔ کیسے ہو؟" عمار کا لہجہ اپنائیت بھرا تھا۔"

www.novelsclubb.com

آپ خود اندازہ لگا لے ایک چڑیل کے گھر میں ہوتے ہوئے میں کیسا ہو سکتا ہوں۔" صفوان نے پیچھے کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا جہاں پر ایمان کھڑی تھی۔

میری بیوی تمہیں چڑیل لگتی ہے؟" عمار نے مسکرا کر پوچھا۔"

نہیں نہیں۔ لگتی نہیں ہے آپ کی بیوی اصل میں ہی چڑیل ہے۔" صفوان نے ہنس کر کہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا مجھے اب اندر بھی آنے دو گے یا یہیں سے روانہ کرنے کا خیال ہے؟"

او سوری۔" کہہ کر صفوان سامنے سے ہٹا تھا۔"

عمار نے ایمان کو دیکھا اور مسکرا یا وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

شرم کے مارے ایمان کے گال لال ہو چکے تھے۔ایمان نے لمبی ہلکی گلابی رنگ کی قمیض کے اوپر رنگ برنگا پلازو پہنا ہوا تھا۔ہلکی گلابی رنگ کے دپٹے میں اسکا چہرہ واقعہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ اندر کی طرف بھاگی اور اپنے کمرے میں آ گئی۔

افف ایمان ویسے تو بہت باتیں کرتی ہو عمار مسکرایا تو تم مسکرا بھی نہ سکتی۔اُس نے خود ہی کے" سر پر ایک ہلکی سے چماٹ مار کر خود سے ہی کہا۔

تب ہی کسی کے قدموں کی آواز اسے سنائی دی یہ عمار تھا جو سب سے سلام دعا کر کے اب ایمان کے کمرے کی طرف آ رہا تھا۔

اسے بے اختیار اپنی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئیہ

کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟"عمار نے دروازے کے پار کھڑے ہو کر ندا لگائی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی آجائے۔"ایمان نے نرمی سے جواب دیا تھا۔"

وہ دروازہ کھول کر چھوٹے چھوٹے قدموں سے اندر آیا اور بیڈ پر ایمان کے ذرا فاصلے پر بیٹھ گیا۔

تم نے تو کہا تھا کے تم عید کے دن آوگے پھر اتنے جلدی کیسے؟"ایمان نے سامنے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

تمہیں برا لگ رہا ہے تو واپس چلا جاتا ہوں۔"عمار نے ایمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

"نہیں! میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی۔"

اچھا وہ سب چھوڑو میں تمہارے لئے کچھ لایا ہوں۔اپنا ہاتھ دکھاؤ۔"عمار نے اپنے جیب سے کوئی شئے نکالی۔ایمان نے عمار کی طرف دیکھا لیکن اُس کے ہاتھ میں کوئی حرکت نہیں ہوئی۔

اسکا ہاتھ آگے نہ بڑھتے ہوئے پا کر عمار نے اپنی مٹھی کھولی۔ ہتھیلی میں سرخ رنگ کا برسلٹ تھا.

چھوٹے چھوٹے سرخ ڈائمنڈ اس پر لگے ہوئے تھے اور وہ بہت ہی پیارا لگ رہا تھا۔

لاؤ میں تمہیں پہنا دیتا ہوں۔"عمار نے نرمی سے کہا۔ایمان نے اب بھی ہاتھ آگے نہیں بڑھایا" تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یار ایمان میں شوہر ہوں تمہارا۔ مجھے اتنا حق تو حاصل ہے کہ میں اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ سکوں۔"""

عمار نے التجائی انداز میں کہا تو ایمان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

ایمان کی کلائی ملائی کی مانند سفید تھی۔ عمار نے بریسلٹ اُس کی کلائی میں ڈالا اور مسکرا کر پہنانے لگا۔ اسکی بھوری آنکھیں بریسلٹ پر تھی اور وہ مسکرا کر کچھ کہے جا رہا تھا پر ایمان کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ بس مبہوت ہو کر عمار کو دیکھے گئ وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی "عمار کی آنکھیں زیادہ خوبصورت تھی یا اسکی مسکراہٹ۔" بریسلٹ پہنا کر عمار نے ایمان کی طرف نظرے اٹھائی تو ایمان نے نظرے چرا لی اب وہ پھر سے سامنے میز کی طرف دیکھ رہی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں نے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔

میں اندر آ رہا ہوں۔" یہ صفوان تھا جو اتنا کہہ کر دروازہ کھول کر اندر آ چکا تھا اور اب ان دونوں" کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔ ایمان نے اسے دیکھ کے جھرجھری لی۔

ایسے کسی میاں -بیوی کے درمیان آ کر بیٹھنے میں تمہیں شرم نہیں آئی؟" عمار نے ہنس کر" پوچھا تھا۔

جب تک میری شادی نہ کروادی جائے مجھے شرم نہیں آئے گی۔" اُس نے ڈھیٹ سی" مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا تو دونوں ہنس پڑھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا اب بتاؤ کیا کام ہے جو یہاں ٹپک پڑھے ؟"ایمان نے صفوان سے پوچھا۔"

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

کیسی بات ؟"ایمان نے سوال کیا۔"

وہ جوئی۔۔۔"اُس نے کہنا چاہا پر پتا نہیں کیوں اسکے الفاظ حلق میں اٹک گئے۔"

کیا ہوا جوئی کو؟ بتاؤ صفوان۔"ایمان نے پریشانی سے کہا۔"

جوئی نے نکاح کر لیا ہے۔"صفوان نے جلدی سے کہہ کر سکون کی سانس خارج کی۔اسکا چہرہ" اب ایسا نہیں تھا جس چہرے کے ساتھ وہ کمرے میں آیا تھا بلکہ اب وہ سخت پریشان لگتا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟"عمار نہ سمجھی سے پوچھنے لگا۔"

"میں کوئی بکواس نہیں کر رہا۔"

تم کیا کہہ رہے ہو ؟"ایمان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اُس نے پھر سے صفوان سے سوال کیا تھا۔"

صفوان نے سرا قصہ دونوں کو سنا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایمان کی تو مانو جان نکل گئی تھی وہ بس صفوان کو خالی خالی آنکھوں سے دیکھیں گئی۔

پر وہ لڑکا ہے کون اور طلاق دینے سے انکار کیوں کر رہا ہے؟"عمار نے سوال کیا۔"

وہ تم خود دیکھ لینا میں نے اسے کل ملنے بلایا ہے میں تمہیں ایڈریس میسج کرتا ہوں تم کل افطار" بعد وہاں پہنچ جانا۔"ایمان اب بھی ویسے ہی خاموش بیٹھی تھی۔

ایمان تم کچھ بولوں تو سہی صفوان نے پریشانی سے کہا۔

"بلال کا رشتہ آیا ہے جویریہ کو اور بابا کی طرف سے ہاں ہی ہے۔"

کیا؟؟؟"صفوان کے تو مانو ہوش ہی اڑ گ ئے تھے۔"

یہ کب ہوا کیا بابا نے ہاں کر دی؟"صفوان نے حیرانی سے پوچھا۔"

نہیں! ابھی ہاں نہیں کی ہے پر مجھے لگتا ہے وہ ہاں کر دے گے بلال اچھا لڑکا ہے۔"وہ رو دینے" کو تھی۔

.تم پریشان نہ ہو ہم کچھ کر لیں گے۔"عمار نے ایمان کو تسلی دی تھی"

"ابھی میں چلتا ہو مجھے کام ہے میں کل ٹائم پر پہنچ جاؤں گا تم ایمان کو ساتھ لے کر آ جانا۔"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اتنا کہہ کر وہ اٹھا اور بڑے بڑے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

•••••

شام سات بجے وہ دونوں روڈ پر کھڑے ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے۔

ہم یہاں کب سے کھڑے ہے تھوڑا آگے چلتے ہے وہاں آسانی سے ٹیکسی مل جاتی ہے۔""

ایمان نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

اوکے اوکے اب ایسی بیگن جیسی شکلیں نہ بناؤ تم چڑیل ہم آگے چلتے ہے۔"صفوان نے کہا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی گلی میں پہنچ چکے تھے۔

یمان یہ تم کدھر لے جا رہی ہو؟"صفوان نے کوفت سے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

تم بس میرے پیچھے چلو۔"ایمان نے جیسے حکم دیا تھا۔"

اتنے میں کچھ لڑکے بائیک بھگاتے ہوئے ان دونوں کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے۔

تم یہاں آتو گئے ہو پر واپس نہیں جا سکو گے۔"ایک لڑکے نے صفوان سے مخاطب ہو کر کہا"

تھا.

یہ وہ لڑکے تھے جنہوں نے جوئی کو دیکھ کر سٹی بجائی تھی جب جوئی نے یہ بات صفوان سے کہی تو بلال اور صفوان نے ان سب کی خوب پٹائی کی تھی۔

مجھے واپس جانے سے تو کیا تیرا باپ بھی نہیں روک سکتا."صفوان نے سخت لہجے میں کہا تھا۔"

یہ بھی تیری بہن ہے ؟"ایک لڑکے نے ایمان کی طرف اشارہ کر کے پوچھا.صفوان نے غصّہ "سے اپنی ہتھیلی بھیڑ لی.

"ایمان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے صفوان کو دیکھا اور پوچھا"کیا ہے یہ سب ؟

صفوان نے ایمان کو دیکھا اسکا غصّہ تھوڑا کم ہوا وہ اپنی بہن کے ساتھ ان سب سے لڑ نہیں سکتا تھا ".سو ایمان کا ہاتھ پکڑا اور کہا"جب میں کہوں بھاگوں تو میرے ساتھ بھاگ پڑھنا

.ایمان نے عجیب سی نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا اور ہاں میں گردن ہلا دی

.وہ دیکھو پولس ."سامنے کی طرف اشارہ کر کے صفوان چلایا تھا"

سب لڑکوں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا وہاں سوائے ایک کتے کے بچے کے کوئی نہ تھا.ان لڑکوں نے واپس سامنے دیکھا تو وہاں نہ صفوان تھا نہ اسکی بہن. وہ سب آگے کو بھاگے تھے تا کے صفوان کو .ڈھونڈ سکے لیکن صفوان نے ایمان کا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے اندر گھس گیا

بڑے سے آنگن میں اسنے پیر ہی رکھا تھا کے گھر کے اندر سے ایک کتا آکر اس پر بھونکنے لگا.

ایمان دبک کر پیچھے ہٹی تھی. کتا اب بھی صفوان پر بھونک رہا تھا. ایمان نے صفوان کو دیکھا اور زور زور سے ہنسنے لگی.

صفوان دیکھو تمہیں کتا بھی چور سمجھ رہا ہے. "وہ ہنستے ہوئے بولی تھی"

ہاں ہاں شکر ہے مجھے چور سمجھ کر ہی سہی مجھ پر بھونک تو رہا ہے دیکھو بیچارہ تمھاری چڑیل شکل" دیکھ کر ہی تم سے دور ہے. "صفوان نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا

اس سے پہلے کے کتا صفوان پر جھپٹ پڑھتا اندر سے ایک موٹی سی خاتون باہر آئی تھی.

کون ہو تم دونو اور ایسے اندر کیوں گھس گئے؟" خاتون نے آتے ہی دونوں سے سوال کیا تھا".

ایمان نے صفوان کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اب انہیں کیا کہیں گے.

میں مرزا انکل کے دوست کا بیٹا ہوں راستے سے گزر رہا تھا تو سوچا انکل سے ملتا جاؤں. """"

صفوان نے خاتون سے مخاطب ہو کر کہا.

او اچھا اچھا تو تم باہر کیوں کھڑے ہو؟ اندر آؤ نا بیٹا. "خاتون نے بہت ہی خوش دلی سے ان" دونوں کو اندر آنے کو کہا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.ایمان اس سے پہلے کہ نہ کہتی صفوان اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اندر کی جانب لے جانے لگا

اندر بڑا سا ہال تھا جس کی دائیں جانب سو فا رکھا ہوا تھا اور سوفے کے سامنے ایک میز رکھی ہوئی تھی۔ صفوان سوفے پر جا کر بیٹھ گیا جب کے ایمان اب بھی داخلی دروازے پر کھڑی تھی۔

ارے بیٹا تم وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ۔" خاتون نے بہت ہی نرمی سے ایمان کو کہا تھا ایمان" کچھ تکلف کرتے ہوئے اندر آئی اور صفوان کے قریب سوفے پہ بیٹھ گئی۔

.تم چائے لو گے یا جوس؟" خاتون نے سوال کیا تھا"

.نہیں ابھی ہمیں دیر ہو رہی ہے ہم پھر کبھی آئیں گے۔" ایمان نے کہا"

ارے نہیں نہیں ایسے کیسے پہلی بار آئے ہو کچھ کھا پی کر تو جانا ہی ہو گا۔" خاتون نے نرمی سے" کہا۔

اس سے پہلے کے ایمان نہ کرتی صفوان نے معصومیت سے کہا" اچھا آنٹی اب آپ اتنا کہہ ہی رہی ہے تو ایک کپ چائے پلا دیجئے۔"

.ہاں بیٹا تم بیٹھو میں ابھی تمھارے لئے چائے لاتی ہو۔" اتنا کہہ کر خاتون اندر کی جانب چلی گئی"

بابا کے کونسے دوست ہے یہ مرزا صاحب؟ مجھے تو ابھی تک نہیں پتا۔" ایمان نے سوچتے"

ہوئے صفوان سے سوال کیا تھا۔

بابا کے دوست مرزا صاحب کیوں ہوں گے بھلا؟ تم بھی نہ ایمان۔ "صفوان نے جیسے ناک"

سے مکھی اڑائی تھی۔

"ابھی تو تم نے کہا کے میں مرزا صاحب کے دوست کا بیٹا ہوں۔"

میں نے تو صرف جان چھڑانے کے لئے کہا تھا یار۔ "اسنے جھر جھری لی"

کیسی مخلوق ہو تم صفوان؟" ایمان کے تو مانو ہوش ہی اڑ گئے تھے"

تم نے جھوٹ کہا اور اگر یہ مرزا صاحب یہاں آکر تم سے پوچھ لیں تو کیا کہو گے تم اُن"

سے؟؟" ایمان پریشان ہو گئی۔

آہی نہ جائے مرزا صاحب۔ "صفوان نے شرارت سے کہا تھا"

ویسے تمہیں نام کیسے پتا لگا؟" ایمان نے حیرانی سے پوچھا تھا"

یار گھر کے باہر ہی تو نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی میں اندر آتے ہوئے پڑھ لیا تھا"

ایمان ہنستے ہوئے اسے دیکھے گئی۔

www.novelsclubb.com

.کیا چیز ہو تم صفوان۔" وہ ہنستے جا رہی تھی"

اتنے میں وہ خاتون چائے کا ٹرے لے کر ہال میں آئی تھی اور چائے کے کپ دونوں کے سامنے

.بڑھائے جسے صفوان نے بڑے ڈھیٹ پن سے اٹھالیا اور ایمان نے تھوڑا جھجھک کر کپ اٹھایا تھا

دونوں اب چائے ختم کر چکے تھے تب ہی خاتون نے کہا

میں نے مرزا جی سے کہہ دیا ہے وہ بس آتے ہی ہوں گے۔" یہ سننا تھا کے صفوان جلدی سے "

.کھڑا ہو گیا

.اُس کو کھڑا ہوتے دیکھ ایمان بھی اٹھ گئی تھی

نہیں آنٹی ہم پھر کبھی مل لینگے مجھے ابھی بابا کا کال آیا تھا ان ہونے ارجنٹ گھر بلایا ہے۔" صفوان"

.نے بڑی صفائی سے جھوٹ کہا۔ ایمان بس اسے دیکھتے رہ گئی

•••••

آکولہ کے کچھ دوری کے فاصلے پر یہ ریسٹورانٹ تھا۔ چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی دیواروں سے

.اس کا احاطہ کیا گیا تھا۔ بڑا سا گیٹ تھا جس پر بڑے بڑے انگریزی کے حرف میں لکھا تھا

www.novelsclubb.com

Delhi darbar the grand hotel

اندر آؤتو بڑا سا صحن تھا اور سامنے دو حصّہ میں ہوٹل بنا ہوا تھا.ایک حصّہ گول پرانی کھوپڑی کی چھت کی مانند تھا اور دوسرے حصّے پر کانچ کے دروازے لگے ہوئے تھے.

وہ دونوں جلدی جلدی قدم بھرتے ہوئے صحن میں داخل ہوئے سامنے ہی دروازے پر عمار کھڑا تھا.

تم دونوں کچھ زیادہ جلدی نہیں پہنچ گئے ؟"عمار نے دونوں کو قریب آتے ہی کہا تھا".

ہاں ہمیں وقت سے پہلے آنے کی عادت ہے."صفوان نے دانت دکھا کر کہا تو وہ ہنس دیا".

www.novelsclubb.com

ان میں سے القمہ کون ہے ؟"عمار نے صفوان سے پوچھا تھا".

".القمہ میرا چاچا لگتا ہے جو مجھے پتا ہو"

پھر ہم اسے کیسے پہچانیں گے ؟"ایمان نے الجھ کر کہا".

تم زیادہ نہ سوچو چڑیل تمھارے گھٹنے درد کرنے لگیں گے."صفوان نے تپانے والے انداز میں کہا اور جیب سے فون نکال کر کال ملانے لگا.

.بیل بجتے ہی کال اٹھالی گئی تھی

.کہاہو تم میں پہنچ چکا ہوں۔"صفوان نے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا"

.دور اندر وہ بیٹھا تھا اُس نے ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا تھا

.وہ تینوں قدم قدم چلتے اُس کے قریب رکھی کرسیوں پر بیٹھ گ ئے

تم یہ بتاؤ کے تم میری بہن کو طلاق دو گے یا تمہیں میرے ہاتھوں ذائع ہونا ہے؟"صفوان نے"

.سخت لہجہ میں کہا تھا۔وہ سید ھا مدے پر آیا

آپ سمجھ کیوں نہیں رہے اگر میں نے طلاق دے دی تو میں ہمیشہ کے لئے اسے کھو دوں گا۔""""

.اسنے جیسے منت کی تھی

www.novelsclubb.com

کیوں کھو دو گے؟اگر تمہیں اس سے شادی ہی کرنی ہے تو تم اسکے گھر رشتہ لے جانااور سب کی"

.رضامندی سے شادی کرنا۔"یہ کہنے والا عمار تھا

".یار طلاق دینے کے بعد پھر سے شادی نہیں ہو سکتی اسکے لئے حلالہ کرنا ہوتا ہے"

(یقیناوہ صفوان کی کال آنے کے بعد مفتی صاحب سے نکاح اور طلاق کے مسلے جان آیا تھا)

.یہ حلالہ کیاہوتا ہے؟"عمار نے نہ سمجھی سے کہا"

.یہ تم جا کر مفتی صاحب سے پوچھ لینا۔"القمہ بیزاری سے جواب دیا"

ہمیں مزید کچھ نہیں سننا تم ابھی کے ابھی میری بہن کو طلاق دو۔"صفوان نے سپاٹ لہجے میں"
.کہا

مجھے پتا ہے تم اسکے بھائی ہو تمہیں فکر ہے اُس کے پر میں اسے کھونا نہیں چاہتا۔ میں محبت کرتا ہو"
.جویریہ سے۔ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔"القمہ جیسے رو دینے کو تھا

صفوان نے اپناہاتھ اٹھا کر القمہ کو مکا مارنا چاہا پر اس سے پہلے کے القمہ کو مکا پڑتا عمار اسکا ہاتھ پکڑ
.چکا تھا

.کیا کر رہے ہو یہ ؟"عمار نے صفوان کو ڈپٹا تھا"

اسکی ہمت کیسے ہوئی میری بہن کا نام لینے کی ؟"صفوان غصّے سے لال ہو چکا تھا اسکا بس نہیں"
.چل رہا تھا کے وہ القمہ کو جان سے مار دے

وہ اب صرف ہماری بہن نہیں اب القمہ کی بیوی بھی ہے اسے یہ حق حاصل ہے صفوان تم خود"
.کو سمبھالو۔"اتنے سب میں ایمان پہلی بار بولی تھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جانتی تھی اپنے بھائی کے غصّے کو اس لئے اسے خاموش کرانے کے لئے اسنے صفوان کا ہاتھ پکڑا

.اور جیسے اسے تسلی دینی چاہی اور نرمی سے کہا

".تم غصّہ نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا"

.صفوان کا غصّہ تھوڑا کم ہوا تھا. اپنی بہن کے آگے وہ بے بس ہو جاتا تھا

اوکے تمام اب میں فلحال مزید اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتی. "ہم کل پھر ملیں گے ہمیں"

.ابھی گھر چلنا چاہیے. "حتمی لہجہ میں کہہ کر وہ اٹھ چکی تھی

.صفوان اور عمار نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے

اچھا میں چلتا ہو کل آپ جہاں کہیں گے میں پہنچ جاؤ گا. "ان سب کو اٹھتا دیکھ القمہ نے کہا اور"

.کرسی سے اٹھ کر قدم قدم چلتا ہوا باہر نکل گیا

تم دونوں بیٹھو ادھر. "عمار نے اپنی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھتے ہوئے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ"

.کیا

.ایمان کیوں بات ختم نہیں کی تم نے؟ "صفوان نے چڑ کر کہا تھا"

www.novelsclubb.com

صفوان طلاق اتنی معمولی چیز نہیں ہے کے ہم مل کر کسی کو دھمکائے اور طلاق لے لیں. طلاق" تو ہو جائے گی لیکن اگر اللہ ہم سے ناراض ہو گیا تو؟"ایمان نے نرمی سے اپنے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی تھی. عمار اور ایمان کرسی پر بیٹھ چکے تھے البتہ صفوان اب بھی کھڑا تھا.

اوکے میں چلتا ہو تم ایمان کو لے کر گھر آ جانا مجھے کچھ کام ہے."صفوان نے بوجھل سی آواز" میں عمار سے کہا.

میں عمار کے ساتھ نہیں آؤں گی میں ابھی تمھارے ساتھ چلتی ہو پہلے تم مجھے گھر چھوڑ آنا پھر" جو کام ہے وہ کرنا."ایمان نے جلدی سے کہا،.

اُفف یہ لڑکی بھی نا."عمار بس ایمان کو دیکھتا رہ گیا".

یار ایمان تم کبھی تو میری بات مان لیا کرو."صفوان نے کوفت زدہ ہو کر جواب دیا".

ٹھیک ہے تم جاؤ میں عمار کے ساتھ چلی جاؤں گی."اسنے ناراضگی سے کہا".

صفوان "اللہ حافظ" کہہ کر وہاں سے چلا گیا.

کیا لیں گی آپ؟"عمار نے نرمی سے مخاطب ہو کر کہا".

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میرا ابھی کچھ بھی کھانے کو دل نہیں ہے ہمیں گھر چلنا چاہیے۔" ایمان نے دھیمے لہجہ میں جواب دیا تھا۔

"اوکے کافی پی لیں پھر چلتے ہے۔" عمار نے نرمی سے کہا اور کافی آرڈر کرنے لگا۔

"آپ مجھ سے ڈرتی ہے جو میرے ساتھ جانا آپ کو پسند نہیں۔" عمار نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے کب کہا مجھے آپ کے ساتھ جانا مجھے نہیں پسند؟" ایمان نے جواب دیا۔

"صفوان سے تو کہا نا آپ نے کہ آپ میرے ساتھ نہیں جائیں گی اس کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کے آپ کو میرے ساتھ جانا نہیں پسند۔!!!"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے بس مجھے عجیب لگتا ہے۔"

"یار میں شوہر ہو آپ کا۔ نکاح ہوا ہے ہمارا۔ اس میں عجیب کیا ہوا؟" اسے ہر بار ایمان کو یہ بات یاد دلانی پڑتی تھی۔

اتنے میں ویٹر کافی کے دو کپ لے کر آ چکا تھا۔

•••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

القمہ وہاں سے سیدھا مسجد آیا تھا. یقیناوہ صفوان اُن سے بات کرنے کے بعد مفتی صاحب سے

.نکاح اور طلاق کا مسئلہ جاننے آیا تھا. وہ کافی پریشان تھا اور جوئی کو کھونے سے ڈرتا تھا

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیا کرے. تب ہی اس کے کچھ فاصلے پر بیٹھے بچے کی تلاوت کی آواز

اسے سنائی دی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

(تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا)

بچہ اپنی نرم آواز میں پہلے آیت تلاوت کر رہا تھا پھر اس کا ترجمہ پڑھ کر مفہوم سمجھنے کی کوشش کر

.رہا تھا. وہ تیرہ چودہ سالہ لڑکا لگ رہا تھا

.نماز پڑھ کر اُس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے

.اسے یقین تھا دعائیں مقدر بدل سکتی ہے

•••••

.بلال اور اس کے والد صوفے پر بیٹھے خان صاحب سے باتیں کرنے میں مشغول تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

یقیناًوہ جوئی کے رشتے کی بات کرنے کے لئے آئے تھے.

صفوان کہاں تھے تم میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔"بلال نے صفوان کو اندر آتے دیکھتے ہی کہا".

صفوان کے تو مانو ہوش اڑ گئے تھے. بلال بنا کسی وجہ کے اس کے گھر میں اس کی غیر موجدگی میں نہیں آتا تھا. صفوان نے بلال کے پاس بیٹھے اس کے والد کو دیکھتے ہی اندازہ لگالیا تھا کے یہ جویریہ کا ہاتھ مانگنے آئے ہے. وہ سخت پریشان ہوا لیکن چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اندر آیا اور بلال سے مخاطب ہوا تھا.

".تم کب آئے؟ مجھے بتادیا ہوتا میں تمہیں انتظار نہ کرواتا"

-نہیں تم نے زیادہ انتظار نہیں کروایا ہم لوگ بھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئے ہے."بلال نے کہا"

بلال کے والد-والدہ اب خان صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے.

اصل میں میں اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آیا ہوں آپ کی بیٹی کے لیے۔"انہوں نے زیادہ وقت" نہ لیتے ہوئے سیدھا مدے کی بات کی تھی.

صفوان کے تو مانو سر پر پہاڑ گرا تھا اسے توقع نہیں تھی کے وہ اتنے جلدی بات کہہ دیں گے.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچّھاتو آپ جویریہ کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔" خان صاحب نے ان کی طرف دیکھا اور مسکرا کے "
کہا۔

"جی میں کافی دنوں سے سوچ رہا تھا پر کچھ مصروفیت کی وجہ سے میں نہیں آسکا۔"

صفوان کا دم گھٹنے لگا تھا۔ وہ مجھے کچھ کام ہے کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

•••••

آج سورج بادلوں میں چھپ گیا تھا جس کی وجہ سے موسم بہت اچھا بنا ہوا تھا۔

ایمان کے کمرے میں وہ تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔

جویریہ کو بلال کے رشتے والی بات اب پتا چلی تھی وہ یہ سنتے ہی جیسے رو دینے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں لگتا بابا بلال کے پروپوسل کو ریجیکٹ کریں گے۔" ایمان نی فکر سے صفوان کی طرف "
دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے ظاہر ہے یار بلال اچھا لڑکا ہے۔" صفوان نے فکر مندی سے کہا"۔

آپی آپ ایک بار جا کر بابا سے بات تو کرے مجھے لگتا ہے بابا نے انھیں جواب دے دیا ہو گا۔"
جویریہ نے ایمان سے کہا تھا وہ کافی پریشان لگتی تھی۔

اوکے میں بابا سے بات کر کے آتی ہوں" وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چھوٹے چھوٹے"
.قدموں سے کمرے کے باہر نکل گئی

•••••

خان صاحب کرسی پر بیٹھے کسی کتاب کے مطالہ میں غرق تھے۔

.کیا میں اندر آسکتی ہو بابا؟" ایمان نے دروازے پر دستک دی اور اندر آنے کی اجازت چاہی"

ہاں بیٹے آجاؤ۔" ایمان کی آواز پر انہوں نے نظریں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور نرمی"
.سے کہا

.وہ اندر آئی اور انکی کرسی کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

".کیا بات ہے ایمان؟ آپ پریشان لگ رہی ہے"

بابا وہ اصل میں... میں یہ پوچھنے آئی تھی کے آپ نے بلال کے پروپوسل کے بارے میں کیا"
.سوچا؟" اُس نے سوال کیا وہ تھوڑی نروس لگ رہی تھی

.بیٹا میں نے انھیں منع کر دیا ہے۔" انہوں نے ہاتھ میں سے کتاب کو میز پر رکھتے ہوئے کہا"

.کیا؟" ایمان کا منہ کھولا کا کھولا رہ گیا تھا وہ اتنے زور سے چلائی تھی"

.کیا ہوا بیٹا؟ کیا میں نے غلط فیصلہ لیا ہے ؟"اس کے اس طرح چلانے پر انہوں نے سوال کیا تھا"

نہی ـــــں بابا آپ نے بلکل درست فیصلہ کیا۔۔"اس نے جلدی سے خود کے جذبات کو"

.قابو میں کرتے ہوئے کہا

.اس کا دل زور زور س۔ے ڈھڑک رہا تھا

".اچھ۔ا بابا میں چلتی ہو جوئی کو دوائی دینی ہے"

.اتنا کہہ کر وہ جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گئ

جوئی کے کمرے میں آوٗت۔و وہ دونوں خاموش بیٹھت۔ے تھے تب ایمان کمرے میں داخل

.ہوئی دونوں نے خاموش نظریں ایمان کی طرف اٹھ۔ائی

میں بتا نہیں سکتی بابا نے کیا کہا ہے."اس نے اپنی خوشی کو چھپا ک۔ر اداس چہرا بنا لیا مگر دل اب"

.بھی زور زور سے ڈھڑک رہا تھا

.بتاوٗ آپی کیا کہا ہے بابا نے ؟"اب کے جوئی نے پریشانی سے سوال کیا تھا"

بابا نے بلال کے گھر والوں کو نہ کر دی ہے."اس نے دونوں کے اداس چہروں کو دیکھتے ہوئے"

.خوشی سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.جوئی نے حیرانی سے صفوان کی طرف دیکھا وہیں صفوان نے گہری سانس لی تھی

.اب آگے ہمیں کیا کرنا ہے؟"صفوان کو دوسری فکر لاحق ہوئی"

کیا کرنا ہے مطلب ظاہر ہے اب ہمی-ں القمہ سے کہنا ہو گا کہ وہ جوئی کے لئے رشتہ بھیجے.اس"
".سے پہلے کے کوئی اور پھر سے رشتہ لے کر آجائے

کیا مطلب؟ہم جوئی کی شادی اس لڑکے سے کریں گے؟کیا کہہ رہی ہو تم ایسا نہیں ہو سکتا.""
.صفوان نے سخت لہجہ میں جواب دیا

یار صفوان میں نے دیکھا ہے القمہ کو اچھا لڑکا لگا وہ مجھے۔القمہ کے آنکھوں میں میں نے جوئی"
کے لیے محبت دیکھی ہے اور رہی بات شادی کی تو وہ ان دونوں کی پہلے ہی ہو چکی ہے."ایمان
.نے صفوان کو سمجھانے کی کوشش کی

.پر ایمان..."صفوان کچھ کہتا اس سے پہلے ہی ایمان نے حتمی لہجے میں کہا"

".اب میں کچھ نہیں سنو گی تم القمہ سے کال کر کے کہو کے وہ رشتہ لے آئے"

.پر بابا نہیں مانے تو؟"جوئی نے اپنی فکر ظاہر کی"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ مان جائے گے. میں عمار سے کہوں گی کے وہ بابا کو منائے وہ عمار کی بات نہیں ٹالیں گے تم فکر" نہ کرو."اسنے جیسے ساری پلاننگ کرر کھی تھی.

•••••

دوسرے دن ہال میں آؤ تو سارے لوگ ہال میں جمع تھے وجہ تھی القمہ کا پروپوسل.

سامنے سوفے پر القمہ اور حمید صاحب (جو کے القمہ کے والد تھے) بیٹھے ہوئے تھے.

ان کے دائیں جانب کی کرسیوں پر عمار اور خان صاحب اور بائیں جانب کی کرسیوں پر صفوان اور شعیب بیٹھے تھے. ان سب کو بیٹھے ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور حمید صاحب نے رشتہ کی بات کردی تھی.

www.novelsclubb.com

عمار ان لوگوں کے آنے سے پہلے ہی خان صاحب کو رشتہ کی ہامی بھرنے کے لیے قائل کر چکا تھا۔ سو اب بس وہ خاموشی سے ان سب کی باتیں سن رہا تھا اس کو پتا تھا خان صاحب اسکی باتوں کو مان لیا کرتے تھے.

پھر کیا کہتے ہیں آپ آگر آپ کی طرف سے ہاں رہی تو ہم عید کے دن ہی منگنی کر دیتے ہیں.""

.حمید صاحب نے بڑی امید باندھ کر پوچھا

.القمہ کا دل زور سے ڈھڑ کا.اس نے دل میں پھر دعا کی

".یا اللہ پلیز میری سن لے"

صفوان بھ-ی سانس روکے اپنے باپ کے الفاظوں کا منتظر تھا.شعیب کہی جانے کے لیے لیٹ

.ہو رہا تھا اس ل ئے بار بار گھڑی کو دی-کھ رہا تھا

کوئ-ی سکون سے بیٹھا تھا تو وہ صرف عمار تھا.اس کی بھوری آنکھ-یں خان صاحب کے چہرے

.پر مرکوز تھی

ٹھیک ہے ہمیں یہ رشتہ منظور ہے.پر عید کے دن منگنی نہیں نکاح کروا دیں گے کیوں کے میں"

نے اپنی بڑی بیٹی کا بھی سیدھا نکاح کیا تھا اور میں چاہتا ہو جوئی کا نکاح بھی سادگی سے ہو.میں

فضول رسومات کے سخت خلاف ہوں."خان صاحب کی رعب دار آواز سارے میں گونجی

.تھی

..جی جی بلکل ہمی-ں منظور ہے."حمید صاحب نے خوشدلی سے کہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

.سب نے سکون کا سانس لیا

.دعائیں تین طرح سے قبول کی جاتی ہے

پہلا یہ کہ جو مانگے وہ عطا کر دیا جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ دعا کی وجہ سے ہم پر آنے والی مصیبت کو دور کر دیا جاتا ہے۔

.اور تیسرا یہ کہ اس کا ذخیرہ کر دیا جاتا ہے جس کا اَجر آخرت میں دیا جائے گا

دعائیں رد نہیں ہوتی انہیں قبول کر لیا جاتا ہے بس قبولیت کی قس-میں الگ ہوتی ہے۔

-القمہ کو لگا اس کی ساری دعائیں دنیا ہی میں قبول کر لی گئی ہے

"بے اختیار اس کے منہ سے نکلا" الحمد اللہ۔

www.novelsclubb.com

•••••

.آج عید کا دن تھا

. قاضی صاحب القمہ کو نکاح پڑھا کر اب جوئی کے سامنے بیٹھے تھے

جویریہ خان ولد علی خان آپ کو القمہ احمد ولد حمید احمد با عوض دس لاکھ روپے حق مہر"

.سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے؟" قاضی صاحب نے سوال کیا

(القمہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اپنا ہاتھ جوئی کی طرف بڑھایا)

".قبول ہے"

.کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" قاضی صاحب نے پھر سے سوال کیا"

(القمہ کے ہاتھ م-یں پھول تھا اور وہ جوئی کی جانب متوجہ تھا)

"قبول ہے؟"

.کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" قاضی صاحب نے پھر سے سوال دوہرایا"

(Will you marry me?

www.novelsclubb.com

"Yes.")

.جوئی نے القمہ کو دیکھتے ہوئے کہا)

!!.قبول ہے" جوئی نے کہا، اور سارے میں مبارکباد دینے کی آوازے گونجنے لگ گئی "

•••••

ظہر کی نماز پڑھ کر وہ پانچوں اپنے اپنے مصلہ پر تھے. کوئی بیٹھا تھا تو کوئی سجدے کی حالت میں تھا.

وہ سب دعائیں مانگ رہے تھے. انھیں یقین تھا دعائیں رد نہیں ہوتی قبول کر لی جاتی ہے بس قبولیت کی قسمیں الگ ہوتی ہے.

جوئی اپنے کمرے میں مصلہ پر بیٹھی تھی اس کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوئے تھے.

اس کی سب سے بڑی مشکل سے اسے نجات دی گئی تھی. وہ اپنے رب سے دعا مانگ رہی تھی اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی. اس کے سامنے والے کمرے میں ایمان نے بھی اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھایا ہوا تھا.

آج شام کو اس کی رخصتی تھی یعنی اس کی زندگی کی نئی شروعات اس نے اپنے رب سے دعا کرنی تھی.

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

القمہ مسجد میں بیٹھا تھا اس کے ہاتھ بھی دعا کے لئے اٹھے ہوئے تھے اس کی آنکھ میں آنسو تھے. وہ شکر کے آنسو تھے اس کی ساری دعائیں قبول کر لی گئی تھی.

اس سے کچھ دور کے فاصلے پر عمار دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا وہ خوش تھا بہت خوش. آج اس کی منکوحہ اس کے گھر آنے والی تھی. اس کی ماں کے بعد یہ پہلی عورت تھی جس سے عمار نے محبت کی تھی.

ان سب سے دور صفوان اپنے کمرے میں مصلہ بچھائے ہوئے سجدہ ریز تھا. اسے اپنے رب کا شکر ادا کرنا تھا صفوان کے نزدیک اس کی دونوں بہنیں بہت عزیز تھی.

وہ اپنی بہنوں کا محافظ تھا وہ ان کے نخرے اٹھایا کرتا تھا. ان کو ساری مشکلوں سے نکلنے میں مدد کرتا تھا وہ کبھی اپنی بہنوں کو جج نہیں کرتا تھا.

وہ بہترین بھائی تھا یا یوں کہو وہ بہترین مرد تھا..!!

••••••

مغرب کی نماز کے بعد ایمان کو لایا گیا تھا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ایک بڑا سا حال تھا جس میں داخلی دروازے سے کھڑے ہوتے ہی سامنے دلہن کی جگہ دکھائی دیتی تھی. لوگوں کا ہجوم سا اس میں چھایا تھا.

وہ قدم قدم بڑھاتے ہوئے کرسی تک آئی اور کرسی پر بیٹھ گئی. اس نے سرخ رنگ کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر سرخ رنگ کا مہزاوڑھے وہ بہت حسین لگ رہی تھی. کانوں میں سرخ ڈائمنڈ کے بڑے بڑے جھمکے اور گلے میں سرخ رنگ کا ہار پہن رکھا تھا. دونوں ہاتھوں میں کنگن تھے اور ایک ہاتھ میں اس نے کنگن کے ساتھ سرخ ڈائمنڈ کا بریسلیٹ پہن رکھا تھا. یہ وہ ہی بریسلیٹ تھا جو اسے عمار نے پہنایا تھا.

عماد اندر آرہا تھا داخلی دروازے سے ہی اسے ایمان دکھائی دی وہ وہی ٹھہر گیا وہ دور سے بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی. وہ دور سے ہی اسے مبہوت سا دیکھے گیا.

عماد کہا تھے تم جاؤ اور ایمان کے پاس والی کرسی سمبھال لو جلدی. "صفوان نے اسے دیکھ کر" کہا.

وہ جو کسی سحر میں ڈوبا تھا صفوان کی آواز پر ہوش میں آیا.

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں جا ہی رہا ہو بس۔"اس نے صفوان سے اتنا کہہ کر آگے قدم بڑھائے۔وہ اب ایمان کے "قریب والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا.

اس نے سفید رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی۔اس کی بھوری آنکھیں ایمان کی طرف تھی.

ارے یار! مجھے فوٹوں لینی ہے تم دونوں تھوڑی دیر کے لئے کھڑے ہو جاؤ پلیز۔"صفوان نے "شرارت سے انھیں دیکھ کر کہا.

ٹھیک ہے ٹھیک ہے لے لو تم فوٹوز ہم کھڑے ہو جاتے ہے۔"عمار نے کہا اور کھڑا ہو گیا".

ایمان اب بھی بیٹھی تھی.

تمہیں الگ سے بتانا پڑے گا چڑیل؟"صفوان نے معصومیت سے پوچھا.

www.novelsclubb.com

یار آج کے دن تو تم میری بیوی کو چڑیل نہ کہو۔"عمار نے جیسے برا مانا تھا".

اوکے اوکے نہیں کہتا پہلے تم اسے اٹھنے کا کہو۔"صفوان نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا".

"اٹھ جاؤ بیگم."

عمار نے اپنا ہاتھ ایمان کی طرف بڑھا کر کہا.

.ایمان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اٹھ کھڑی ہوئی

صفوان دونوں کو الگ کر کے ان دونوں کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا.یقینن اس کا مقصد فوٹو لینا نہیں بلکہ دونوں کو تنگ کرنا تھا.

تمہیں شرم نہیں آتی میاں بیوی کے درمیان کھڑے ہوتے ہوئے؟"عمار نے مسکراہٹ چھپا کر سوال کیا.

جب تک میری شادی نہ کرادی جائے نہیں آئے گی."س نے دانت نکال کر کہا تو عمار اور"

.ایمان دونوں ہنس دیے

.بہت ساری تصویریں لینے کے بعد وہ وہاں سے ہٹا تھا

.وہ دونوں اس کے ہٹتے ہی کرسیوں پر واپس بیٹھ گئے

.اب بھی عمار کی نظریں ایمان پر تھی وہ اسے دیکھے گیا

ایمان نے اپنے اوپر نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو عمار کی طرف پلٹ کر دیکھا وہ اب بھی اسے .ہ۔ی دی۔کھ رہا تھا

دونوں کی نظ۔ریں ملی تو وہ مسکرا دیا.آج بھی ایمان کے لئے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

". اس کی آنکھیں زیادہ خوبصورت ہے یا اس کی مُسکراہٹ"

••••••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB